Registered

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۲) — مطبوعہ ۲ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ — جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

لندن سے خبر آئی کہ حضور قیصرہ نے مبارک سالگرہ کا دن ونڈسر کیسل میں صرف فرمایا شہر کے بازار آراستہ تھے سہ پہر کو گاڑی پر سواری نکلی رعایا نے ہزارہا چیرز دیں یہہ جشن تمام قلمرو برطانیہ میں منایا گیا نوآبادیوں کے گورنروں نے دربار لیوی کئے دعوتیں دیں شلکیں سرکیں ہندوستان میں جابجا یہہ مبارک جشن سرکاری وغیر سرکاری طور پر منایا گیا امریکن پریسیڈنٹ میکنلی نے خاص پیغام بھیجا اور حضور قیصرہ کو پُرتپاک مبارکباد دی ॥

مسٹر ایچ. جے. ایس. کاٹن چیف کمشنر آسام میں اب لفٹنٹ گورنر برما ہونگے سر فریڈرک فرائیر بنشن لینے والے ہیں ॥

کلکتہ میونسپل بل پر ماہ نومبر میں آخری بحث ہوگی ॥

سررشتہ جنگ کے افسروں کے لئے فاران مدت کی مہلت بجائے ۳ کے ۵ سال کردی گئی ہے ॥

بلرامپور کے فیلخانے کا ایک مشہور ہاتھی مسمی چاندمورت مقام گیا کہتے ہیں کہ ایشیا بھر میں اس سے بلند و گرانڈیل نہ ہوگا ॥

چرچ مشن ہائی سکول گورکھپور و سینٹ جوزف سمنری نینی تال ایف. اے. تک کردئے گئے اور الہ آباد یونیورسٹی سے ملحق ہوگئے ॥

کراچی میں ہیضہ بدستور زور پر ہی ہے ۲۵ مئی کو یہاں ۲۰۸ وارداتیں ۱۷۰ فوتیاں ہوئیں ॥

جیکب آباد میں گرمی کی حد ہوگئی ۱۲۰ درجہ مقیاس الحرارت ہے ॥

مجلس تجارت کراچی نے سرکار میں عرضی دی ولایتی پیغام تار کی اجرت ایک شلنگ فی لفظ کی جائے ॥

ڈیرہ غازیخاں میں تعزیوں پر فساد ہوتا ہوتا رک گیا کچھ نئے تجربے گئے ॥

کسولی و کالکا اب تک ضلع شملہ سے متعلق تھے لیکن بدید انتظام سے ضلع انبالہ سے متعلق کردے گئے ॥

مدراس میں یوروپین کاشتکاروں کے حق میں مزدوروں کی بہمرسانی کا قانون بن رہا ہے سرمایس پاس کیا جاویگا ॥

مدراس گورنمنٹ نے مسٹر سٹانڈن کو جاوا بھیجا کہ کاشت سنکونہ و ساخت کونین کا طریق سیکھ آئیں ॥

امن کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں بیرن ڈی سٹال نے یہہ تجویز پیش کی کہ مصالحت کی جاوے اور ثالثی فیصلہ ہو جنگ سے پرہیز کریں اور سامان جنگ گھٹائیں ॥

امریکن صوبہ کلانڈایک کا بڑا شہر ڈاسن سخت آتشزدگی سے تباہ ہوگیا یہہ صوبہ پیداوار طلا کے لئے مشہور ہے اور اس بربادی بخش آتشزدگی میں بہت سا سونا بھی ضایع ہوا ہے ॥

یوگنڈہ کے جنگ میں کرنل ایوٹ نے خوب ہاتھ دکھائے کرنل ایوٹ کے دائیں دستہ نے کبا ریگموا اور انکے بیٹے کو گرفتار کیا بائیں دستہ نے موانگہ سرغنہ کو ॥

شہنشاہ جرمن کو جب وہ بیت المقدس کو جاتے تھے مصر میں ہلاک کرنے کی سازش کی گئی تھی منجملہ گرفتار شدہ مجرموں کے ایک اٹالین مسمی بارکسنی کو ۷ سال قید کی سزا ہوئی ॥

امریکہ میں خونی مجرموں کو بجائے پھانسی کے بجلی کے آلہ کے ذریعہ سے ہلاک کرنیکا قاعدہ جاری ہوگیا ہے یہہ طریقہ نہایت ہی کامیاب ثابت ہوا ہے جس میں دیکھنے والا محسوس نہیں کرسکتا کہ کب ہلوک کی جان نکلی مجرم کو ایک چوکی پر بٹھا دیا جاتا ہے اور جلاد آلہ بجلی کا منہہ کھول دیتا ہے اور صرف چند سیکنڈ میں مجرم کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور ایک ذرہ بھر تکلیف مرنوالے کو محسوس نہیں ہوتی ॥

فلپنو کے ڈیلیگیٹیاں امن تکمیل مصالحت میں کامیاب نہیں ہوسکے ॥

برلن میں ایک عالمگیر مجلس قایم کی گئی کہ منودری پیشہ لوگوں کے حقوق کی باضابطہ حفاظت ہو ॥

علی دینار سلطان دارفر عقلمند آدمی معلوم ہوتا ہے کہ سردار کچنر سے دوستانہ تعلقات قایم کرنے کی کوشش کی اور بذریعہ تار خبر آچکی ہے کہ سلطان دارفر اور لارڈ کچنر کے درمیان خاطرخواہ دوستی کے تعلقات قایم ہوگئے اس سے خلیفہ مہدی کی گرفتاری اور بھی زیادہ آسان ہوگئی ॥

لودیانہ میں آج کل گرمی بہت پڑتی ہے اور فضا پر گرد و غبار رہتی ہے ॥

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری سی۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر

پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب } ایڈیٹوریل
مسٹر الشیع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب } کارسپانڈنس
پادری کدارناتھ صاحب بنت

الزام تحریف انجیل کا دندان شکن

جواب

بارہا الزام تحریف انجیل کا دندان شکن جواب دیا جاچکا ہے مگر اہل اسلام ناانصافی اور ہٹ دھرمی سے وقتاً فوقتاً اس الزام کو پیش کرتے رہتے ہیں چنانچہ انوارالاسلام سیالکوٹی نے بھی اس الزام کو پیش کرکے اپنی جہالت اور نادانی کا ثبوت دیا ہے اس رسالہ کی عمر چار پانچ مہینے کی ہے اس لئے لڑکپن اور طفولیت کی باتیں کرتا ہے بھلا دیندار عیسائیوں کو انجیل میں تحریف کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی وہ تو ہر طرح اُس کی تعظیم و تکریم کرتے اس کے احکام کو سر اور آنکھوں پر رکھتے تھے۔

ہاں اگر یہہ فرض کرلیا جاوے کہ کسی انجیل اور مسیحی مذہب کے دشمن نے یہہ تحریف کی تو بھی یہہ خیال قبول کرنے کے قابل نہیں کیونکہ انجیل کا دشمن جس کو انجیل سے کامل عداوت تھی وہ صرف تحریف کرنے پر کب قناعت کرتا جہاں تک اُس کا بس چلتا اسے معدوم کرکے چھوڑتا۔

جو کوئی تحریف کرتا ضرور ہے کہ وہ انجیل کا دشمن ہوتا اور تحریف کرنیکا مدعا بھی محض اسی حالت میں پورا ہوسکتا تھا کہ انجیل کا دشمن انجیل کے غیر موافق باتوں کو بائبل میں داخل کرتا اور موافق باتوں کو خارج کرتا مگر یہہ بات انجیل میں نہیں پائی جاتی پس ثابت ہوا کہ تحریف نہیں ہوئی۔

اگر کوئی محرف انجیل تحریف کرنے پر کامیاب ہوتا تو عیسائی اور یہودی تحریف شدہ انجیل کو کب قبول کرتے جبکہ اُن کو علم تھا کہ انجیل تحریف ہوگئی۔

انوارالاسلام کے الزام کی کمزوری اس بات سے بخوبی واضح اور ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے نہ تو یہہ بتلایا کہ انجیل کا کونسا حصہ اور کونسا مقام ہے جہاں تحریف وقوع میں آئی اور تحریف ہونے سے پہلے وہاں کیا لکھا ہوا تھا نہ یہہ ظاہر کیا کہ اصل انجیل کونسی ہے جسکا تذکرہ معتبر کتب اسلامی میں جابجا پایا جاتا ہے۔

حضرت داؤد کلام اللہ کی بقا اور برقراری کے بارہ میں فرماتے ہیں ۱۱۹ زبور ۸۹ آیت اے خدا تیرے کلام نے آسمان پر علی الدوام مضبوطی سے قیام پایا تیری تہادتیں پشت در پشت باقی رہتی ہیں تونے زمین کی ربط و ضبط کی ہے تو وہ قرار پاتی ہے۔ جس طرح ان قوانین میں جن سے عالم شہود کا انتظام اور ارتباط ہوا کچھ جنبش اور خلل و زوال نہیں آتا اسی طرح خدا کا کلام بھی ہرگز تحریف و تنسیخ ہونے کے قابل نہیں اور اسی امر پر یسعیاہ ۴۰ : ۷ و ۸ آیتوں میں نہایت قوی دلیل موجود ہے ہاں گھاس مرجھا جاتی ہے پھول کملاتا ہے پر ہمارے خدا کا قول ابد تک ہے۔

خدا ترس اور خداشناس لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ کلام اللہ فی نفسہ اور فی ذاتہ قابل تغیر نہیں۔ نجات بخش کلام جسکی بشارت اب ہندوستان میں فضل الہی سے ہوا کرتی ہے غریب آدمزاد کی خدا کے ساتھ ملاقات کراتا ہے اپنے ہی نبی کی شہادت رد نہ کرو۔ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ کلام اللہ آبحیات ہے اس سے لوگوں کو ہٹا کر موت کا لقمہ نہ بناؤ۔

رسم پرستی کا ایک شگوفہ!!

۲۔ مئی کو گجرات میں ایک دولتمند ہندو کا باپ مرگیا دوپہر کا وقت تھا اسی وقت مرگھٹ میں لے جانے کی تجویز کی گئی سخت دھوپ پڑتی تھی۔ جاتے وقت اچارج نے کہدیا کہ جو مُردہ کو اُٹھاویں وہ ننگے پاؤں ہوں قہر درویش بر جان درویش تعمیل کی گئی مگر مرگھٹ تک پہنچنے میں پاؤں میں چھالے پڑگئے آدمیوں نے بگڑکر آچارج سے کئی بار پوچھا کہ تونے کون سی مذہبی کتاب سے یہہ فتویٰ دیا ہے اس بیچارے کو کیا خبر کہ کہاں اور کون سی مذہبی کتاب میں یہہ مسئلہ درج ہے خاموش ہو رہا اب ہندو صاحبان پنڈتوں سے دریافت کرتے پھرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح اِن واہیات رسموں سے چھٹکارا ملے ہم بتلاتے ہیں کہ اگر واہیات رسموں سے چھٹکارا حاصل کرنا منظور ہے تو خداوند یسوع مسیح کے قدموں میں آؤ پنڈت لوگ تو کئی صدیوں سے تمہیں گمراہ کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں؛

---

۲۴ مئی کو لودیانہ کے گرجا گھر میں حضور قیصرہ ہند کے جنم دن کی دعائیں مانگی گئیں؛

مسیح کی تعلیم

بقیہ

پانچواں باب

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرطیں

فضل کی بخشش کا قبول کرنے والا ایسے آدمی کی مانند ہی جس نے سونا اور چاندی اور قیمتی جواہرات ملنے کا وعدہ پایا پر لینے سے پیشتر اُسے ضرور ہی کہ وہ کوڑا کرکٹ اور نکمی اور بُری چیزوں جن سے اس کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں بالکل اُنہیں خالی کرے اس دنیا کی نعمتیں جن سے ہمارا دل لپٹا ہوا ہی خدا کی بادشاہت کی نعمتوں کے مقابلہ میں ایسے ہی کوڑے کرکٹ کی مانند ہیں ہمارے گناہ آلودہ کام اگرچہ ہم کو پسند ہیں اس کوڑے کرکٹ سے بدتر ہیں تو بھی اُن کو چھوڑ دینا اور اُتار پھینکنا چاہئے چاہے نہایت مشکل ہو اس ترک اور انکار کی بابت مسیح نے بہت طریقے اور بہت سی مثالیں بیان کیں وہ یہہ ہیں۔

(۱) "وہ اُن کو توبہ کرنا" کہتا ہی اس کے وعظ کا شروع یہہ تھا "تم توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ"۔ مرقس ۱: ۱۵۔ توبہ عام بولی اور سمجھ میں یہہ ہی کہ گناہ سے رنجیدہ ہو کے چھوڑ دینا یہہ ہو نہیں سکتا کہ ہم گناہ کو رکھتے ہوئے خدا کی بخشش کو حاصل کریں لیکن جب ہم توبہ کے بارے میں زیادہ تحقیقات اور غور کریں کہ انجیلوں میں اس لفظ سے کیا مراد ہی تو ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ اس کی مراد دل کی پوری تبدیلی اور خدا کی طرف متوجہ ہونا ہی سب گناہوں کی اصل زندہ خدا سے علیحدہ ہونا ہی اور توبہ کرنا اپنی مرضی سے انکار کرنا ہی تاکہ وہ ہماری زندگی کی رہنما اور قانون ہو شروع میں اس سے بڑھکر کوئی اور بات مشکل معلوم نہیں دیتی ہی کیونکہ وہ گویا اپنی جان کھو دیتا ہی یا سب کچھ جو اس کی جان کو عزیز ہی ترک کر دیتا اسی کو خود انکاری کہتے بلکہ یسوع فرماتا ہی کہ (متی ۷: ۲۱) "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت میں شامل ہو گا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی" خدا باپ کی مرضی کو قبول کرنا اور اس کی مرضی بجا لانیکا پورا ارادہ رکھنا جیسے (یوحنا ۷: ۱۷) یہہ آدمی کے لئے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی پہلی شرط ہی کیونکہ اس بادشاہت کا مبارک قانون خدا کی مرضی بجا لانا ہی۔

(۲) اس بھاری ترک و انکار کی دوسری مثال اور گواہی اس آیت میں ہی جس کا ذکر اوپر بھی آیا ہی۔ یعنے (لوقا ۱۴: ۲۶) "اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے باپ اور ماں اور جورو لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا" یہہ کیسی سخت بات ہی کیسی حیرت انگیز اور چونکانے والی بات ان گروہوں کے لئے ہوئی جو دل کی لاپروائی سے مسیح کے پیچھے چلتے تھے بیشک ہم جانتے ہیں کہ یہہ بات مسیح کی دلیل طلب باتوں میں سے ایک تھی جس کا مطلب لفظی نہیں ہی۔ خود اُس نے شریعت کے پانچویں حکم کی تائید کی دیکھو (مرقس ۷: ۹-۱۳) اور اس نے خود اپنی ماں کی جب وہ صلیب پر تھا شفقت کے ساتھ خبر گیری کی اور اُس نے جورو اور خصم کے رشتہ کو مضبوطی سے تقویت دی جیسا (مرقس ۱۰: ۵-۹۔ مذکورہ بالا آیت کے سبب مسیحی دین پر اعتراض ہوا ایسا اعتراض اوچھائی اور کم عقلی کا ہی کیونکہ مسیح کا مطلب ان باتوں میں ویسا ہی ہی جیسا ان آیتوں میں ہی۔ دیکھو (متی ۱۰: ۳۷) وہ جو ماں باپ کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہی سو میرے لائق نہیں۔ مطلب یہہ ہی کہ مسیح آپ ہی خدا کی بادشاہت کا بادشاہ ہی جیسے چاہئے کہ ہم سب سے زیادہ محبت رکھیں تاکہ اگر ہم خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو اپنے رشتہ داروں اور سب سے عزیزوں سے جدائی ہونیکا دُکھ مسیح پر ایمان لانے کے سبب اگر آئے ہم کو اس سے باز نہ رکھے۔ اُن دنوں میں مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے سخت جدائیاں ہوئیں آدمی کے دشمن اسی کے گھر کے لوگ ہوئے اور اب تک بھی بہت سی جدائیاں آتی ہیں لیکن ضرور ہی کہ ہم ان سختیوں کو خدا کی بادشاہت اور یسوع کی خاطر جو ابدی نجات ہی اُٹھا لیں ہاں ضرور ہی کہ آدمی اپنی جان سے بھی دشمنی رکھے اگر ہم روحانی زندگی جو کہ پرانی انسانیت کا تبدیل ہونا ہی حاصل کرنا چاہیں تو چاہئے کہ ہم نفسانی انسانیت حقیقت میں اُتار پھینکیں۔ اسی طرح مسیح بھی اس بعید العقل آیتوں میں بتاتا ہی کہ (مرقس ۸: ۳۵) اور (لوقا ۹: ۲۴) "اس لئے جو کوئی چاہتا ہی کہ اپنی جان بچاوے اُسے گنواویگا اور جو کوئی میرے اور انجیل کے لئے اپنی جان کو گنواوے گا اُسے پاویگا"

(۳) پھر تیسری مثال مسیح کی یہہ ہی ترک و انکار کی بابت (لوقا ۱۴: ۲۷) "اس لئے جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا میرا شاگرد نہیں ہو سکتا" یہہ کیسی مشکل بات ہی کہ گویا ان دنوں میں یہہ کہا کہ جو کوئی میرے لئے شہید نہ ہووے وہ میرا ہو نہیں سکتا مطلب یہہ ہی کہ مسیح کی پیروی کرنے میں اپنے کو جسمانی آرام چھوڑ دینا اور ذلت اور رسوائی یا دُکھ اُٹھانے کا خوف کسی سبب سے نہ روکے بلکہ ان باتوں کو مدِ نظر رکھیں کہ آزمایش کے وقت میں

وہ ہم پر غالب نہ آویں اور مسیح سے ہمیں نہ پھرا دیں؟

زندگی کی روٹی

''یسوع نے انھیں کہا میں زندگی کی روٹی ہوں''۔ (یوحنا ۶: ۳۵) دنیا میں روٹی کا بانٹنا ایک بڑا نیک کام خیال کیا جاتا ہے کیونکہ دنیا میں بھوک کی مانند اور کوئی تکلیف نہیں اس لئے جو شخص اس بھوک کی آگ کو بجھا سکتا ہے اور غریب اور مفلسوں کو روٹی بانٹتا ہے وہ بیشک ایک بڑا نیک آدمی ہے روٹی بانٹنے والا یعنے پرورش کرنے والا باپ کی مانند ہے جو اپنا سدا برت کھولکر اس طرح روٹی بانٹتا ہے ہزاروں لوگ اس کی طرف دوڑ آتے ہیں۔

یسوع نے دریائے طبریاس کی دوسری طرف پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے کم سے کم پانچہزار لوگوں کو کھلایا اب وہ اس روٹی کے دینے والے کو ڈھونڈ ڈھونڈکر دوسرے دن کفرناحوم میں آپہنچے اتنی مدت کے انتظار کے بعد انھوں نے یہودیوں کے حقیقی بادشاہ کو پایا جو کہ جب چاہے ہزاروں کو روٹی دے سکتا ہے اور جس کا خزانہ ہمیشہ کھلا ہے۔ انھوں نے اس روٹی دہندہ بادشاہ کو آکر گھیر لیا لیکن اُن کو معلوم نہیں تھا کہ یسوع جو روٹی دینے کے لئے نازل ہوا تھا وہ دنیاوی فانی خوراک نہیں تھی اس لئے کفرناحوم کے وعظ میں اس نے ان لوگوں پر حقیقی روٹی کا بھید آشکارا کیا اس نے کہا کہ'' میں زندگی کی روٹی ہوں جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا''۔ اس روحانی روٹی کے بھید کو ان حریص لوگوں نے کچھ نہ سمجھا اس لئے وہ ایک ایک کرکے اُس کو چھوڑکر چلے گئے صرف بارہ شاگرد اس کے ساتھ رہ گئے ہم آج اس عجیب زندگی کی روٹی کے بارہ میں کچھ غور کرینگے۔

اوّل۔ یہہ زندگی بخش روٹی ہے یہہ روٹی انسان کی روح میں زندگی ڈالدیتی ہے جیسا ہر روز اس مادی جسم کی پرورش کے لئے ہم کو مادی روٹی کھانی پڑتی ہے اور اگر ہم نہ کھائیں تو مرجائیں ویسا ہی اپنی روح کے لئے ہمیں ایک زندہ روحانی روٹی کو روحانی طور پر کھانا پڑیگا اگر ہم نہ کھائیں تو ہم اپنی روح میں مرجائیں گے زندگی کی روٹی زندگی دینے والی روٹی ہے وہ زندگی دیتی ہے اور اس زندگی کو پرورش کرتی اور بڑھاتی رہتی ہے۔

روٹی جیسے ایک نہایت ہی ضروری خوراک ہے ویسا ہی زندگی کی روٹی بھی ایک نہایت ہی ضروری خوراک ہے اور ساری چیزوں بغیر گذارہ بھی ہوسکتا ہے لیکن روٹی کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا جس سال گیہوں پیدا نہیں ہوتی اس سال ملک میں کال پڑجاتا ہے بازار میں شاید سب چیزیں سستی ہوتی ہیں مگر گیہوں مہنگی ہوتی ہے شاید سبزی۔ ترکاری۔ گھی۔ دال۔ نمک وغیرہ ویسے کے ویسے ہی ہوتے ہیں صرف آٹا نہیں ملتا اور سارے ملک میں ہائے ہائے کی صدا آتی ہے اور ہزارہا لوگ کال میں مرتے رہتے ہیں روٹی بغیر گذارہ نہیں چلتا گھر میں سب کچھ موجود ہے صرف روٹی نہیں زندگی کی روٹی بھی اسی طرح نہایت ضروری ہے شاید تمہارے پاس سب کچھ موجود ہے تمہارے پاس علم ہے عزت ہے بڑا رتبہ گھر میں آرام ہے اپنے بال بچوں کو لیکر خوشی سے زندگی بسر کر رہے ہو لیکن اگر زندگی کی روٹی تمہارے دل کے خزانہ میں جمع نہ رہے تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ تمہاری حالت بہت ابتر ہے تمہاری روح میں سخت کال پڑ رہا ہے اور تمہاری روح کھانیکے بغیر دن بدن بیمار اور کمزور ہورہی ہے اور شاید مر بھی گئی ہو مگر ممکن ہے کہ تمہاری روحانی قوت شامہ کے مفلوج ہونے کے سبب سے تم اس کے سڑنے کی بو معلوم نہیں کرسکتے۔ روٹی ایسی چیز ہے کہ ہر ایک کے لئے چاہئے بعض ایسی چیزیں ہیں جو امیر کے لئے درکار ہیں مگر غریب کے لئے نہیں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ صرف غریب لوگ ان کو استعمال کرتے ہیں مگر امیر اُن کو چھوتے بھی نہیں لیکن روٹی اس طرح صرف ایک ہی قسم کے لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر درجہ اور مرتبہ کے لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں روٹی ہر ایک کو کھانی پڑتی ہے ایسا ہی حال زندگی کی روٹی کا ہے بڑے سے بڑے فیلسوف سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے جاہل تک اس روٹی کے مشتاق ہیں یہہ روٹی جیسا کہ ہماری ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے لئے چاہئے ویسا ہی ایک غریب گاؤں کے رہنے والے عیسائی کے لئے بھی چاہئے اسی روٹی کو سفید بال والے ضعیف بھی کھا رہے ہیں اور ہمارے ننھے ننھے بچے بھی اس کو کھاتے ہیں یہہ روٹی ہم مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکیاں گھر کے سب لوگ ملکر کھاتے ہیں۔

یہہ روٹی ہر ایک کے کھانے کے لایق ہے بعض خوراک زورآور تو کھاکر ہضم کرلیتا ہے لیکن اگر وہ کسی کمزور کو دی جاوے تو اس کو بدہضمی ہوجاتی ہے بعض چیزیں جو چھوٹے بچّوں کو بالکل نہیں دیسکتے اور اگر ان کو دیں تو وہ بیمار ہوجاویں مگر یہہ زندگی کی روٹی سب کو بے خطرہ دیدو اس روٹی سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہر ایک اس سے آسودہ ہوجاتا ہے ہر ایک کی زبان کو یہہ لذیذ معلوم

ہوتی ہے۔

روٹی کی ایک خاصیت یہہ ہے کہ یہہ ہر روز کی خوراک ہے بعض چیزیں ہیں جو ایک روز کھا کر دوسرے دن پھر اُس کو کھانے کو جی نہیں چاہتا ہر روز اگر دال پکتی رہے تو دو چار دن میں دق ہو جاتے ہیں مگر روٹی ہم روز کھاتے ہیں لیکن کبھی ہمارا دل اس سے نہیں ہٹتا اس طرح زندگی کی روٹی بھی ہر روز کھاتے جاؤ اس سے کبھی تمہارا دل نہیں ہٹیگا بلکہ جوں جوں کھاؤگے توں توں اور کھانے کی خواہش بڑھیگی۔ کبھی کبھی ہم بازار کی پوری کچوری کھاتے ہیں لیکن جب تک ہم گھر کی روٹی نہیں کھاتے تب تک دل کو تسلی نہیں ملتی معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم بھوکے رہ گئے ہیں اسیطرح جن کو ہر روز زندگی کی روٹی کے کھانے کی عادت ہے اگر ایک دن کسی سبب ان کو روٹی نہ ملے تو اس دن ان کی روح گویا بھوکی رہتی ہے اور ان کا دل اداس ہی اداس نظر آتا ہے۔

دویم۔ اب اس روٹی کے بارہ میں ہم کلام سے اس کی چند ایک خاصیتیں لکھتے ہیں۔

(۱) یہہ روٹی "سچی روٹی" ہے (آیت ۳۲) یہودیوں کو بیابان میں من کھانے کو دیا گیا تھا۔ لیکن "من" حقیقی روٹی نہیں تھی من اس حقیقی روٹی کی صرف ایک علامت تھی اس لئے موسیٰ نے ان کو جو روٹی دی وہ اصل "سچی روٹی" نہیں تھی "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تمہیں آسمانی روٹی نہیں دی بلکہ میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہے"

(۲) یہہ روٹی "جیتی روٹی" ہے (آیت ۵۱) یہہ روٹی من کی مانند مردہ اور مادی خوراک نہ تھی یہہ ایک روحانی خوراک ہے یہہ خود جیتی ہے اس لئے اوروں میں زندگی ڈال سکتی ہے۔ مردہ۔ سڑی۔ باسی روٹی کو کھانے سے بیماری ہوتی ہے لیکن جیتی اور گرم روٹی کھانے سے پرورش ملتی ہے "میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی شخص اس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہیگا" یہہ خوراک ہمیشہ کی زندگی تک ٹھہرتی ہے (دیکھو آیت ۲۷)

(۳) یہہ روٹی "آسمانی روٹی ہے" "میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہے" (آیت ۳۲) "وہ روٹی جو آسمان سے اتری میں ہوں" (آیت ۴۱) زندگی کی روٹی دنیاوی شے نہیں ہے یہہ آسمان سے اتری ہوئی خدا کی روٹی ہے (آیت ۳۳) یہہ روٹی "جہان کو زندگی بخشتی ہے" (آیت ۳۳)

(۴) یہہ ایک عالمگیر روٹی ہے Universal bread یہہ روٹی جہان کو زندگی بخشتی ہے (آیت ۳۳) من صرف یہودی قوم کو دیا گیا تھا لیکن یہہ روٹی کل جہان کو دی گئی ہے یوروپ کی بڑی سے بڑی شایستہ قوموں سے لیکر جنوبی قطب کے جزیروں کے آدم خور باشندوں تک کے لئے یہہ روٹی مقرر ہے اس زندگی کی روٹی سے ہر قوم اور ملک کے لوگ زندگی حاصل کرسکتے ہیں۔

(۵) یہہ روٹی مسیح کا گوشت ہے "روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہے جو میں جہان کو زندگی کے لئے دونگا"۔ (آیت ۵۱) جہان کی زندگی کے لئے مسیح کا گوشت صلیب پر چھیدا گیا یہہ روٹی مسیح مصلوب ہے مسیح مصلوب کو ہر روز استعمال کرنا چاہئے۔

سویم۔ اس روٹی کو جو کھاتا ہے (۱) "سو ہرگز بھوکا نہ ہوگا" (آیت ۳۵) دنیاوی روٹی کو کھا کر انسان پھر بھوکا ہوتا ہے اور دنیاوی خواہش کی چیزوں کو حاصل کرکے بھی انسان کے دل کو تسلی نہیں ہوتی لیکن جو اس زندگی کی روٹی کو کھاتا ہے مسیح کو اپنی روح میں لیتا رہتا ہے مسیح جس کی روح کا ہر ایک ذرہ ہو کا بن جاتا ہے مسیح جس کی روح کا ہر ایک خیال اور سوچ ہو جاتا ہے یعنے جس کی روح بالکل مسیح سے پُر ہوتی ہے وہ کیوں بھوکا ہوگا وہ کس بات کا محتاج ہے اس کا تو دل آسودہ ہو جاتا ہے اُس کی ساری خواہش اور منشا مسیح میں آکر پوری ہو جاتی ہے وہ اپنے دل میں صرف مسیح کو دیکھتا ہے مسیح کو کھاتا ہے اور اپنی زندگی میں مسیح کا فرمانبردار رہتا ہے۔

(۲) "سو کبھی مرتا نہیں ہے" "وہ روٹی جو آسمان سے اتری یہہ ہے نہ جیسا کہ تمہارے باپ دادے من کھا کر مرگئے وہ جو یہہ روٹی کھاتا ہے ابد تک جیتا رہیگا"۔ (آیت ۵۸ اور دیکھو ۵۰، ۵۱)

(۳) "وہ مسیح میں رہتا ہے" "وہ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا لہو پیتا ہے مجھ میں رہتا ہے اور میں اُس میں" (آیت ۵۶) مسیح میں یہہ قایم زندگی بڑی خوش اور مبارک زندگی ہے اے عزیز اگر تم اس زندگی کو چاہتے ہو تو اس روٹی کو کھاؤ۔

بیابان میں جب من برستا تھا تب یہودی لوگ صبح کو سورج نکلنے سے پیشتر اس کو اکٹھا کرتے تھے سورج نکلنے کے بعد من گل جاتا تھا تم بھی اپنی زندگی کی روٹی کو سورج نکلنے سے پیشتر ہی کھا لو صبح کو بستر سے اُٹھتے ہی اور دنیوی کاموں میں مشغول ہونے سے پیشتر اس روٹی کو کھا لو تمہارا تمام دن خوشی سے کٹیگا شیطان تم سے ڈرتا رہیگا اور اپنے سب کاموں میں تم کامیابی حاصل کروگے۔

راقم
پادری۔ پی بی۔ رائے
لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۱۷ ہندو وغیرہ ۳۔
تعداد اموات مسلمان ۲۷ ہندو ولت ۱۷۔ کل ۴۴
ازابتدا ... تک ۱۸۹۹ء

(ضرور ہے کہ یہہ فانی اقبا کو اور یہہ مرنے والا ہمیشہ کی زندگی کو پہنے)

ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب فردوس آرامگاہ

کی

مختصر سوانح عمری

نمبر اول

ای ہمارے عزیز معزز و ذوالاحتشام ناظرین!!

مسیحی بزرگوں کے حالات زندگی کا مقدمہ جناب باری تقدس وتعالی کے فضل و احسان سے نہ کہ خاکسار کی نالائق لیاقت سے ختم ہو چکا ہے اب حسب الوعدہ مسیحی بزرگوں کے حالات زندگی سلسلہ وار آپ صاحبان ذیجاہ کے نذر کئے جاتے ہیں

وہو ہذا

ڈپٹی صاحب مرحوم نے بست و ہفتم جولائی ۱۸۹۶ء کو مقام فیروزپور ملک پنجاب سے ارم کی طرف پوری عمر پا کر کوچ کیا آپ اصل میں اہل اسلام میں سے تھے جن کو ملک پنجاب میں گوندل کہتے ہیں اس دنیا میں آپ کا وطن انبالہ صوبہ پنجاب تھا۔

اول اول ہمارے مغفور کراچی صوبہ سندھ میں نائب تحصیلدار کے عہدے پر ممتاز ہوئے پھر جب جناب باری تقدس وتعالی نے مبرور کو اپنے جلال باکمال اور اپنے وحید فرزند ربنا یسوع المسیح کی بشارت کے اظہار کے لئے روح اقدس کے ذریعہ حق سے بلایا یا یوں سہی کہ آپ مسیحی دین سے مشرف اور مسیح کے جان نثار بندہ ہوئے اور عہدہ ڈپٹی کمشنر کی خدمت پر جو یاوری سے علیحدہ کیا ہے ممتاز ہوئے اُس وقت آپ عبد اللہ کراچی کور ابہ کے نام سے پکارے جاتے تھے آتھم آپ کا تخلص ہے کیونکہ آپ روحانی شاعر بھی تھے نہ ننگ قوم اور مخرب اخلاق شاعر تھے۔ جن کو اہل پنجاب جتیل کہتے ہیں اثم اور آتھم مترادف لفظ ہیں پھر آپ پنجاب میں آکر تحصیلداری کے ممتاز عہدے پر مقرر ہوئے (اس کا سبب کہ آیا کیوں دینی عہدے سے دنیوی عہدہ پر رجعت و بازگشت فرمائی آگے چلکر کسی پیراگراف میں موزون اور انسب موقع پر عرض کریں گے) تحصیلداری کے بعد آپ دیانت اور دیانت پر لیاقت میں ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کلکٹر یا اُس کے ہم پلہ ہم چوٹ اوہم تکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی خدمت پر فائض ہوئے۔

راقم السطور کی مقام امرتسر میں بارہا اُن سے ملاقات ہوئی اور بات چیت کا موقع ملتا رہا حتی کہ ہیچ میرز کو اُن کے اخلاق سے تجربہ ہے اس میں کچھ شک نہیں اور نہ جائے کلام ہے اور بعض لوگ خواہ کچھ ہی سمجھیں مگر خاکسار کے تجربوں کی بنا پر آپ افتخار پنجاب تھے مسیحی دین کی تائید اور اس کی نیچرل اور ذاتی خوبیوں کے بیان اور نیز ثبوت میں کثیر التصانیف تھے جوانی سے ان ایام تک جو خوب مسن ہوگئے تھے تقدیس اور پاکیزگی مسیحی میں برابر ترقی کرتے گئے حق یہہ ہے کہ ہر اعتبار کی بنیاد پر اگر آپ کو پنجاب نیٹو کرسچن سوسائیٹی کی آبرو کہا جائے تو زیبا اور بجا ہے آپ ظاہری دولت اور ثروت کے لحاظ سے بھی اور ظاہری اختیارات اور اقتدارات کے باعث سے بھی اچھے رہے اور یہہ کہ ہمیشہ ہی اچھی حالت میں رہا کئے مگر خدا باپ کو کسی حالت میں فراموش نہ کیا فراموش کرنا تو ایک طرف رہا بلکہ اس کی اقدس ذات اور والاصفات میں سدا محو اور مستغرق رہے اور نیز اوروں کو اُس کی تلاش اور تجسس کا شوق دلایا آخرکار اس میں کامیاب بھی ہوا کئے یہہ امور آپ کے اعمال اور افعال اور نتیجوں اور پھلوں سے ثابت ہیں۔ لاریب درخت اپنے ثمروں اور پھلوں سے پہچانا جاتا ہے قول خداوند مسیح۔

ڈپٹی صاحب ارم منزل نے اپنے خداداد اختیارات اور اقتدارات کا سارا زمانہ برٹش کرون کی رعایا کی جو امانت ایزدی ہے اور جو جان نثار اور وفادار رعایا پنجاب ہے سرسبزی اور بہتری میں صرف کر دیا اس بارہ میں دنیوی مزاج اور زمانہ حال کے ناعاقبت اندیش بعض انگریزی حکام سے جنہوں نے انڈیا بھر کی میوٹنی ۱۸۵۷ء کا پرآشوب عہد اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ضرور تکلیفیں بھی اٹھائیں لیکن اپنے نیک بالکل نیک انجام عزم بالجزم اور مستحکم اور مضبوط ارادے سے کبھی اور کسی حالت میں بھی باز نہ رہے آخرکار خداوند تعالی نے جو دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہے آپ کے سب ظاہری نقصان یوں پورے کر دئے کہ آپ کے فرزند سموئیل آتھم صاحب کو لئیق معزز اور دل سے اپنے والد ماجد کا فرمانبردار کر دیا جو سررشتہ انہار میں بیش قرار تنخواہ پر سرکاری انجنیر ہیں۔

الغرض ہمارے آتھم صاحب مرحوم مسیحیوں میں روحانی جادو بیان متکلم اور سچے خدا پرست خصوصاً پنجاب بھر کی مسیحی جماعت کے لئے برکت اور فخر کا باعث تھے لاریب ذی علم بھی تھے۔ زبان انگریزی۔ عربی فارسی۔ اور اردو وغیرہ زبانوں اور علوم میں خوب دستگاہ رکھتے تھے آپ کے مزاج میں جو کام انجیل جلیل کے موافق ہوا کرتے تھے ان کے سرانجام کے لئے چستی اور پھرتی تھی اور وہ کام جن میں نیکی نہ ہو اُن کے واسطے نہ قدم اٹھا سکتے تھے اور نہ قلم اور نہ ہاتھ خاکسار اچھی طرح جانتا ہے کہ پنجاب کے باشندو کی جس جس ضلع میں وہ حاکم رہے کیا کرسچن اور کیا ہیدن

یہی آپ کے حق میں دلی تمنا اور دعا رہی کہ جناب باری تقدس و تعالیٰ اپنے جلال کے اظہار کے لئے ایسے منصف اور مصنف کو اپنی پاک مرضی کے موافق ہر ایک کام میں کامیاب کرے ذرا بھی شبہ نہیں کہ ہمارے قبلہ و کعبہ آتھم صاحب کو جناب احدیت نے اپنی ذات اقدس اور صفات معلیٰ کے متعلق باریک مسئلوں کے انکشاف کے لئے پیدا کیا تھا کیونکہ مرحوم نے اپنی ساری عمر اسی اقدس کام میں صرف کر دی آپ کو کوئی اور کام دنیا میں مرغوب اور پسند ہی نہ تھا۔

مختصر یہہ ہے کہ ہمارے مرحوم ڈپٹی صاحب برسوں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ... میں اندپنڈنٹ رہے اور بڑے مردانہ پن سے ۱۸۵۱ء کے قریب جبکہ پنجاب بھر میں مسیحی دین کا چرچا بہت کم تھا بلکہ نہ تھا اور یہہ کہ مسیحی ہونے والے پر آفتوں اور مصیبتوں کا آسمان ٹوٹ پڑا کرتا تھا بڑے معرکہ آرا معرکوں کے بعد مسیحی دین سے مشرف ہوئے۔ گویا لازوال اور لایزال روحانی دولت سے مالا مال اور دھنی ہو گئے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے کہ اوایل میں آپ کچھ دن مشنری سوسائٹی میں بھی پابند رہے مگر جلد وہاں سے قطع تعلق کیا گویا اُس پابندی سے بھاگ گئے یا یوں سہی کہ معاً مشن کے شکنجہ سے نجات اور رہائی پائی اور اس سوسائٹی سے ہجرت اختیار کی بیچ میز کی یہہ رائے ہے کہ اگر پنجابی مسیحیوں میں سے پنجاب کے لئے آنریری بشپ کے اعلیٰ درجہ کے ممتاز عہدے کے لایق کوئی مسیحی آج تھا تو وہ آتھم صاحب ہی موزون تھے جو اپنے مضبوط مسیحی ایمان اور اس پر اپنی مسلمہ روحانی اور جسمانی لیاقتوں کی وجۂ موجبہ سے ہمارے پنجاب کے صوبہ میں ایک منتخب انسان تھے علاوہ ان خوبیوں کے معزز اور ذی وقار ہو کر خاکساری اور فروتنی انکا شیوہ ہو رہی تھی پر ہر ایک آدمی میں یہہ خوبی اور وصف نہیں ہوتا۔

باقی آیندہ

انگلش گورنمنٹ اور مذہب عیسوی

اخبار تاج الاخبار مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء میں اس کے ایک "ہندوستانی" نامہ نگار نے بعنوان "انگریزوں نے ہندو مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ کیا کیا برتاؤ کیا اور کرتے ہیں" ایک مضمون عنقریب ۵ کالم کا شایع کروایا ہے جس میں سے کچھ عبارت نقل کر کے ہم عوام الناس کی بعض غلط فہمیوں کا بیان کریں گے اور دکھلاویں گے کہ گورنمنٹ کو مذہب عیسوی سے کہاں تک تعلق ہے۔

قولہ۔ دولت انگریزی ہندوستان کے کل مذاہب کو جن میں عیسائی مذہب بھی شامل ہے کامل اور مساوات کلی کی نظر سے دیکھتی رہی اور ہر ایک رسم باطل اور عمل شیطانی کی صرف اجازت ہی نہیں دی بلکہ اس کی حمایت اور حفاظت بکمال احتیاط کرتی رہی اور ہندوستان کے جن رسم و رواج میں ذرا بھی شایبہ یا لگاؤ ان کے مذہب کا دیکھا اس کا اعظام و احترام گورنمنٹ نے کیا

اقول۔ اس میں ہم "ہندوستانی" صاحب کے ساتھ لفظاً بلفظاً متفق ہیں اور اس کے ساتھ اتنا بھی زیادہ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی اس پالیسی سے فایدہ دیگر مذاہب کو البتہ ہوا ہے مگر مذہب عیسوی کو تو حقیقتاً وہ حقوق بھی حاصل نہیں جو بکثرت دیگر مذاہب والوں کو دستیاب ہوتے ہیں مثلاً جن کو پہلے سے کچھ جاگیریں مندروں اور مسجدوں کے نام موجود تھیں وہ گورنمنٹ نے بحال رکھی ہیں اور وہ جاگیریں اب تک قایم ہیں پر گرجوں وغیرہ کے لئے ایک بالشت زمین بھی عطا نہیں ہوئی دیگر مذاہب کے مقابلہ میں درجہ مساوات بھی دین عیسوی کو نہ ملا اور ہر ایک رسم باطل اور عمل شیطانی کی نسبت جو ہندوستانی صاحب تحریر فرماتے ہیں وہ بھی درست ہے کیونکہ بپاس خاطر رعیت کے گورنمنٹ مصلحت وقت دیکھکر ایسا کرتی ہے ورنہ کوئی مذہبی لحاظ سے بالکل نہیں کرتی مذہب سے گورنمنٹ کو کسی قسم کا کوئی تعلق مطلق نہیں ہے چونکہ گورنمنٹ کو ہر ایک مذہب اور ملت کے لوگوں سے واسطہ ہے اس لئے ان کی دلجوئی کی خاطر جس طریق کو وہ پسند کرتے اس کو بظاہر گورنمنٹ بپاس خاطر ان کی امتنا و صدقنا کہہ چھوڑتی ہے۔

قولہ۔ اوقات مذہبی میں کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا اور مذہبی عطیات اور پیشوایان مذہب کے وظایف کو جاری کیا۔

اقول۔ جیسا کہ ہم نے اُوپر کہا گورنمنٹ بپاس خاطر ہندو اور مسلمانوں کے اس بات کو روا رکھتی ہے کہ خاص رعائتیں اُن سے کی جاویں اور چونکہ دین جیسی پیاری اور قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں گورنمنٹ ایسی بات میں اُن کی مددگار اور معاون ہو کر اُن پر ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ کہاں تک وہ اُن کی بھی خیرخواہ اور دلجوئی کرنے والی مادر مہربان ہے باوجود اتنی پاسداری کے گاہ بگاہ بغاوت اور سرکشی کے خیال دماغ میں سما جاتے رہے جیسا کہ ۱۸۵۷ء کا معاملہ۔

قولہ۔ ہندو مسلمان اور پارسی سب کی مذہبی رسوم کو ادا کرنے کے لئے بلا روئے رعائت روپیہ دیا اور جگن ناتھ جی کی جاترا قطب صاحب اور مسلمان ولیوں درویشوں اور شہیدوں کی درگاہوں میں خرچ کرنے [illegible] روپیہ دیا یہاں تک کہ جو غازیاں [illegible] انگریزی سے جہاد کرنے میں شہید ہوئے [illegible] کی مزاروں پر گورنمنٹ نے آپ

روپیہ صرف کیا۔

اقول۔ اگر گورنمنٹ نے یہہ سب کچھ کیا تو بلحاظ و پاس خاطر ہندو مسلمان اور پارسی رعایا کے کیا ہو اس واسطے مطلق نہیں کہ سرکار کو ان کے تمام پیشوا وغیرہ پر کوئی اعتقاد بزرگی کا تھا گورنمنٹ نے اپنی رعایا کی خوشی میں اپنی خوشی تصور کی ہوئی ہو اس خیال سے ایسی رسوم میں حصہ لیتی ہو ورنہ اور کوئی بات نہیں ہو۔

قولہ۔ یہہ کردار نہایت عاقلانہ اور مدبرانہ اور رعایا کو مرغوب تھے کیونکہ سابق کی کسی گورنمنٹ نے اپنے مذہبی خیالات کو میزانِ عقل میں تولکر مساوات کلی کے درجے میں نہیں رکھا تھا۔

اقول۔ سچ ہو گورنمنٹ نے ایسا کام اپنی حکمت عملی سے کیا ہو لیکن یاد رہے کہ کل انسان اس دنیا میں اور اُس کی فانی چیزوں پر غلطاں و پیچاں ہو کر اپنی حکمت و دانائی کو کام میں لاکر اکثر غلطی کھاتے اور الہی حکم عدولی تک تجاوز کر بیٹھتے ہیں درجہ مساوات کا اہل ایمان کے ساتھ غیر اقوام کا کلام الہی میں پایا نہیں جاتا کیونکہ جھوٹ کو سچ کے ساتھ کیا نسبت؟ ایماندار کا بے ایمان کے ساتھ کیا ساجھا؟ اگر درجہ مساوات خدا بھی روا رکھے تو دیکھو کیسا اندھیر مچ جاوے اگر وہ مومن کے حق کے ساتھ کافر کا حق درجہ مساوات میں رکھدیوے تو پھر کیا ہو؟

قولہ۔ کمپنی بہادر کو نہ پیشوایانِ دین سے کچھ مطلب تھا نہ دیوتاؤں سے کچھ غرض تھی بلکہ ولایت میں جو لوگ پولٹیکل اقتدار رکھتے تھے صرف اُن کی خوشامد کرنی کمپنی کو منظور [illegible] ان کمپنی نے عیسائی مذہب سے بھی [illegible] اور کنارہ کشی ظاہر کی کہ لوگ اُن کو لا مذہب [illegible] کہنے لگے

اقول۔ عوام کی اسمیں اکثر شروع سے غلطی رہی ہو اور اب تک چلی جاتی ہو کہ وہ گورنمنٹ اور مذہب کو ملا دیتے ہیں پر یہہ دونوں بالکل ایک دوسرے علیحدہ ہیں ممکن ہو کہ بادشاہ دین کا جس پر وہ قایم ہو پاس کرے یا نہ بھی کرے پر سلطنت کے امور اس سے الگ ہیں۔

قولہ۔ مگر جب خوبیٔ قسمت سے ایک عیسائی گورنمنٹ کا تسلط اس ملک پر ہوا تو عیسائی مذہب کو کچھ فایدہ نہ ہوا۔

اقول۔ یہہ فرمانا "ہندوستانی" صاحب کا بالکل سچ اور درست ہو کہ کوئی فایدہ گورنمنٹ انگلشیہ سے عیسائی مذہب کو ہندوستان میں نہیں پہنچا اگر کوئی فائیدہ سمجھو تو صرف یہہ خیال کرو کہ گورنمنٹ نے عیسائی مذہب کی اشاعت کو روکنے کا کوئی قانون پاس نہ کیا بس یہہ ہی مہربانی و مروّت سمجھو ورنہ اور کسی قسم کی رعایت یا حمایتِ دینِ عیسوی کی گورنمنٹ انگلشیہ نے نہیں کی۔

قولہ۔ اور ہندوستان میں پہلی مرتبہ یہہ تماشا دکھائی دیا کہ اس کے عظیم الشان صوبوں کی دولت سے داد و دہش وہ حکام کر رہے ہیں جو اس مال کے کسی جزو کو اپنے مذہب کی خاص ترویج میں خرچ کرنا ذرا نہیں گوارا کرتے البتہ چند پادریوں کی تنخواہیں مقرر کی ہیں۔

اقول۔ ہندوستانی صاحب کا یہہ کہنا بھی سچ ہو لیکن امور سلطنت اور امور دین دو بالکل مختلف مذاق کی چیزیں ہیں اگر گورنمنٹ دینی امور پر کاربند ہو جاوے اور مذہبی گورنمنٹ بن جاوے تو شاید اس کی سلطنت میں کسی قسم کا زوال پیدا ہو جاوے اسی لئے دین کے کام سے گورنمنٹ کو نہ کچھ غرض ہو اور نہ کچھ انٹرسٹ ہو اس میں تماشا کیا ہو صرف دنیا کی بات ہو آپ کو تماشا صرف اس واسطے نظر آتا ہو کہ گذشتہ زمانوں کے بادشاہوں نے اپنے اپنے مذاہب کا پاس ناجایز کیا اور لوگوں کو ناحق دکھ دیا اور آزادگی کا خون کیا اور مداخلت دینی کرنے سے وہ ظالم اور خونخوار کے نام سے مشہور ہوئے لیکن انگلش گورنمنٹ کی حکمت نرالی ہو۔

قولہ۔ باقی عموماً کل عیسائیوں کو اپنے ہم مذہب گورنمنٹ سے کچھ فایدہ نہیں ہو اور نہ عیسائی مذہب کو اس سے کچھ نفع ہو۔

اقول۔ یہہ دونوں باتیں ہندوستانی صاحب کی بالکل سچ و برحق ہیں نہ تو انگلش گورنمنٹ سے عیسائیوں کو کوئی فیض پہنچا ہو اور نہ عیسائی مذہب کو نفع ہوا ہو اس کا اقرار ہم بھی افسوس کے ساتھ کرتے ہیں کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کو مذہب عیسوی اور دین عیسوی کے پیرووں کو کم از کم درجہ مساوات کے اندازے سے وہ حق حقوق مسیحیوں کو بخشنے چاہئیں کہ جن سے وہ دیگر اقوام کے ساتھ درجہ مساوات تو قایم رکھیں لیکن اب تو عیسائی دراصل کوئی قوم بھی نہیں صرف ایک فرقہ ہو یا محض ایک عقیدہ ہو۔ یہہ درخواست نہیں کہ کوئی خاص رعایت یا حمایت کو کام میں لایا جاوے لیکن ایسا تو کم از کم ہو کہ عیسائی بھی مثل دیگر قوموں کے ایک قوم ہونیکا فخر حاصل کریں۔

قولہ۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہندوستان کے عیسائیوں اور دیگر اہلِ مذاہب کی حالت میں زمین اور آسمان کا فرق ہو گیا۔

اقول۔ فرق کیوں نہ ہوتا جس قوم کا کوئی خیرخواہ اور معاون اور مددگار نہ ہو تو وہ کیونکر دنیاوی ترقی حاصل کرے ہاں البتہ دینی ترقی تو اُس مذہب کی



صداقت کی دلیل ہوگی اور دین عیسوی کے لئے یہہ ہی باعث دین حق ہونے کا ثبوت ٹھہرتا ہی کہ باوجود کسی ظاہری و باہری دستگیری کے نہ ہونے کے دین عیسوی کی نمایاں ترقی فی زمانہ وقوع میں آتی رہی اور تاہنوز باوجود بڑی رکاوٹوں اور مخالفت کے اِسکو روزافزوں ترقی حاصل ہی دنیاوی امور میں دیگر مذاہب سبقت لے جاویں پر دینی حالت مسیحی مذہب کی کبھی ردی نہیں ہوئی بلکہ زمانوں سے جیوں کی تیوں معجزانہ طور سے ترقی پذیر ہی + باقی آیندہ

راقـــم

جے-ایس لے

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ ازراہِ مہربانی یہہ اشتہار جوکہ آپ کی خدمت میں بندہ ارسال کرتا ہی آپ اپنے گوہربار اخبار نورافشاں میں درج فرماکر بندہ کو مشکور فرماوینگے زیادہ نیاز آپ کا نیازمند بندہ ۔ اے ۔ حق ۔ دیناگر

اِشتہار

اظہار صداقت

مشتہر کو سخت شک پڑا ہی (اصول دین محمدی) میں ہاں اگر کوئی دین محمدی کا مولوی صاحب ارباب علم میں سے جو صداقت اصول دین محمدی میں واقفیت کماحقہٗ رکھتا ہو اور جرأت صداقت اصول دین محمدی کے سمجھانیکی رکھتا ہو تو میں کوئی تعصب کنندہ نہیں ہوں بلکہ میں صادق تفتیش کنندہ ہوں تو میری تسلی اور سمجھانے کے لئے سلیم پور ارائیاں یا گورداسپور خاص میں بیدریغ اور بلاتحاشا تشریف لاویں یا خاص گورداسپور میں بندہ کو انجمن قایم کرکے طلب فرماویں اور جو شکوک مجھکو پیدا ہوتے ہیں وہ بندہ پیش کریگا۔ ۱۰ رمئی ۱۸۹۹ء سے ۱۵ رجون ۹۹ء تک بندہ منتظر رہیگا۔ بعدہ دین محمدی کو ترک کرکے دین عیسوی کو قبول کریگا۔

۹ رمئی ۱۸۹۹ء۔

المشـــتہر

مولوی سید عالم شاہ از سلیم پور ارائیاں ضلع گورداسپور

بڑے بڑے واقعات جو ۹۹ء سے ۱۹۰۶ء تک وقوع میں آئیں گے

پہلا واقع۔ دس سلطنتوں یعنے فرانس۔ برطانیہ ہسپانیہ۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ یونان۔ مصر۔ سوریا۔ ٹرکی اور ریاستہائے بالکن کا اتحاد قایم کرنا جس کا ذکر دانئیل نبی نے دس سینگ کا وحشی درندہ کے نام سے کیا ہی اس کے ۷ باب ۲۴ آیت دیکھو +

دوسرا واقع۔ کوئی نپولین مقدونیہ یا اس کے نزدیک ایک چھوٹی سلطنت قایم کریگا یہہ چھوٹا سینگ کہلاتا ہی۔ دانئیل ۷ باب ۲۴ آیت۔

تیسرا واقع۔ مذہب کی سرسبزی اور ان پیشگوئیوں پر سوچنا۔ متی ۲۵ باب ۱۰ آیت سے ۱۱ تک۔ مکاشفات ۱۲ باب ۲ آیت۔

چوتھا واقع۔ اس نپولین کے (جو اس وقت سوریا کا بادشاہ ہوگا) اور یہودیوں کے درمیان سات سال کا عہدنامہ پختہ طور پر کیا جائیگا یہہ عہدنامہ عید فسح کے روز ہوگا اور اس کے ساتویں سال کی عید فسح کے ہفتے پر ختم ہوگا۔ یہہ زمانے کا آخر ہوگا (دانئیل ۹ باب ۲۷ آیت۔ مثلاً اگر نپولین سات سال کا عہدنامہ یہودیوں سے ۱۹۰۱ء میں قایم کرے تو وہ عید فسح کے دن یعنے ۴ اپریل ۱۹۰۱ء ساتویں سال کی عید فسح کے ہفتے یعنے ۱۶ اپریل سے ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء تک رہیگا اور اگر ۱۹۰۴ء کی عید فسح (مارچ ۱۴ ۱۹۰۴ء) سے تو عید فسح کے ساتویں سال کی عید فسح کے ہفتے (۱۳ اپریل سے ۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء) تک ہوگا۔

پانچواں واقع۔ اس عہدنامہ کے سات ہفتے بعد یا اگر ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو عہدنامہ کے ختم ہونے سے ۴۵ ۳ ۲۳ دن پہلے یہودی یروشلم میں قربانی چڑھانا شروع کریں گے دیکھو۔ دانئیل ۸ باب ۱۴ آیت و ۱۲ باب ۱۱ و ۱۲ آیت۔ قربانی چڑھانے کے دن غالباً ہیکل بنانیکا حکم ہوگا اور اس سے ۶۹ ہفتے بعد خداوند مسیح ہوا میں آویگا۔ (دانئیل ۹ باب ۲۵ آیت)۔

چھٹا واقع۔ نپولین کے مصر پر پہلے تین حملے (دانئیل ۱۱ باب ۲۵ سے ۲۸ آیت تک) پہلا حملہ عہدنامے کے دوسرے سال کے شروع میں ہوگا جس میں وہ کامیابی حاصل کریگا۔ دوسرا حملہ عہدنامے کے دوسرے سال کے آٹھویں مہینے میں ہوگا (دانئیل ۱۱ باب ۲۹-۳۰ آیت) جس میں وہ ناکامیاب ہوگا۔ تیسرا حملہ عہدنامے کے تیسرے سال میں ہوگا جس میں وہ کامیاب ہوگا (دانئیل ۱۱ باب ۴۰ آیت)

ساتواں واقع۔ خداوند مسیح کا ہوا میں آنا مقدس لوگوں کا جی اٹھنا اور ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں کا آسمان پر جانا یہہ واقع عہدنامے کے تیسویں مہینے اور مارچ میں ہوگا (مکاشفات ۱۴: ۱-۵ و ۱۲: ۵)

آٹھواں واقع - ہزارہا مسیحیوں اور دوسروں کے درمیان جو زمین پر باقی رہ گئے ہیں دین کا چرچا ہوگا اور انجیل کی بڑے زور شور سے منادی کی جائیگی پہلی مہر اور پہلے فرشتے کے پیغام کا پورا ہونا (مکاشفات ۶ باب ۲ آیت و ۱۴ باب ۶ آیت) آوازیں اور گرجیں ہونگی بجلیاں چمکینگی اور بھونچال آویں گے (مکاشفات ۸ باب ۵ آیت)

نواں واقع - تیسرے سال کے اکتوبر سے لیکر چوتھے سال کے اکتوبر تک پہلے چار نرسنگے پھونکے جائیں گے (مکاشفات ۸ باب)۔

دسواں واقع - آسمان میں لڑائی ہونے کے بعد شیطان گرایا جائیگا - ۸ مہینے تک تمام دنیا پر لڑائی ہوگی یعنے دوسری مہر کا ٹوٹنا (مکاشفات ۱۲ باب و ۶ باب ۴ آیت)

گیارھواں واقع - فروری سے لیکر اگست تک ہزارہا عیسائیوں کا بھاگ کر ویرانے میں رہنا اور وہاں ۱۲۶۰ دن تک پلنا (مکاشفات ۱۲ باب)۔

بارھواں واقع - دانیئل نبی کے سات باب ۲۴ آیت کی دس بادشاہتوں کا دس سرخ جمہوری سلطنتوں میں ہوجانا ان کا سردار یہی نپولین یعنے مکاشفات کے ۱۷ باب کا قرمزی رنگ کا درندہ جانور ہوگا اور پھر دس بادشاہتوں میں منقسم ہوجانا جن کا شاہنشاہ نپولین ۱۲۶۰ دن تک ہوگا (مکاشفات ۱۳ باب)۔ الراقم - عتیق اللہ۔

چیونٹی سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

اگر یہہ سوال کسی سے خواہ ادنیٰ یا اعلیٰ خواہ عالم خواہ جاہل سے کیا جائے کہ چیونٹی کیسا جانور ہے تو بے اختیار یہہ کلمے اس کی زبان سے نکلینگے کہ بہت چھوٹا لیکن بڑا کام کرنیوالا اور ضرور آپ لوگ میری اس بات پر متفق الرائے ہونگے کہ اسکا بیان کرنا اور سننا بھی دل کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے ہاں اور یہی سبب ہے کہ کتب مقدس میں (کیونکہ بائبل شریف میں بہت سی مقدس کتابیں ہیں) ایک بڑے عاقل اور بندہ خدا نے اپنی عجیب وغریب امثال میں سے ایک مثال چیونٹی کی بابت بھی بیان کی ہے وہ اپنی کتاب امثال کے چھٹے اور تیسویں باب میں اسکا بیان اسطرح کرتا ہے کہ "چیونٹے زور مند خلقت نہیں" ۳۰/۲۵ اور ۲۴ ویں آیت میں بیان ہے کہ وہ "بڑے سیانے ہیں" یہی بات ہے کہ جو خدا ہمکو انکی زندگی کے حال سے بتاتا ہے ورنہ وہ بادشاہ سلیمان کو اتنی عقل کبھی عنایت نہ کرتا اگر وہ نہ چاہتا کہ ہم اتنی عقلمند جنس سے عبرت حاصل کریں خدا نے ان کو بہت عقلمند بنایا ہے - ۶/۶ میں لکھا ہے کہ "اسکی روشیں دیکھ اور دانش حاصل کر" اب تو شاید بہت آدمی اسکا زیادہ حال سننا پسند نہ کرتے ہونگے اور اگر میرا خیال ٹھیک ہو تو ضرور بعض جوانوں کا یہہ خیال ہوگا کہ یہہ بات تو ڈھونڈھنے کے لئے ہے ہم کو اس سے کیا کام؟ نہیں نہیں لکھا ہے "چیونٹی کے پاس جا" میں جاؤں یا وہ؟ تو اے کاہل آدمی ذرا "چیونٹی کے پاس جا" دیکھئے شاید آپکے گھر کے کسی کونے میں انکا بل ہو یا آپ کے باغ میں انکا گھونسلا ہو دیکھئے اُن چھوٹی مخلوقات کو کہ وہ اپنے کام میں کیسے مشغول ہیں ہر ایک کے آگے کچھ نہ کچھ کام کرنیکو پڑا ہوا ہے کوئی خوراک کی تلاش میں گھر بار چھوڑ کے نکل گئی ہے دوسری ہے کہ گھر آراستہ کر رہی ہے تیسری ہے کہ اتنا بوجھ کھینچے لئے چلی آرہی ہے کہ عقل حیران ہے یہہ بیچاری بوجھ کے مارے گر گر پڑتی ہے پھر سنبھلتی ہے کوشش پر کوشش کرتی ہے یہانتک کہ آخرکار اپنا کام پورا کر ہی لیتی ہے۔ اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ کسی نہ کسیطرح ان چھوٹی سی جانوں کا گھونسلا برباد ہوجاتا ہے اور اسوقت وہ سب ملکے بڑی سرگرمی اور ہوشیاری کے ساتھ اسکو درست کرنے بیٹھ جاتی ہیں یہہ پہلا سبق ہے جو چیونٹی ہمکو سکھاتی ہے وہ ہمکو سارے کاموں میں محنتی ہونا سکھاتی ہے خانگی فرائض میں - پڑھنے پڑھانے میں اور سب سے پہلے محنت کرنا خداوند کے ڈھونڈھنے میں - اس ہی کتاب کے آٹھویں باب کی سترھویں آیت میں سلیمان ہمکو سکھاتا ہے - (وہ بڑا عقلمند تھا) "وہ جو مجھکو ڈھونڈتے ہیں سویرے مجھکو پاوینگے" اے جوانو میں آپ سے کہتا ہوں کہ ابھی چونکہ صبح ہے خداوند کے ڈھونڈنے کی کوشش کرو دن چڑھ جائیگا عمر کا پیمانہ ایک اور بھر جاویگا اور دنیاوی کاروبار کا بوجھ زیادہ زیادہ سر پر پڑتا جائیگا اور آپ کے دل اور دوسری چیزوں سے بھر جاوینگے - "اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو اب نجات کا دن ہے" (۲ - قرنت ۶/۲) - ذرا تامل فرمائیے اور دیکھئے ۳۰/۲۵ میں "وہ گرمی کے موسم میں اپنے لئے خوراک جمع کرتی ہیں" او ہو - وہ جانتی ہیں کہ جاڑے کا موسم قریب آتا جاتا ہے وہ موسم جبکہ مارے سردی کے انسان اور حیوان کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور اکثر جگہہ پانی برابر انچ انچ بھر پالا جم جاتا ہے پس اسلئے وہ عقلمند ہیں کہ جبتک اُن سے ہوسکتا ہے عمدہ ذخیرہ اس موسم کے لئے جمع کر رکھتی ہیں ذرا غور فرمائیں وہ دن آتے ہیں جبکہ وہ عمدہ نقل کہ یسوع پاس آ اور دیر نہ کر بار بار ہمارے کانوں میں پھر سنائی نہ دیگی اور بجائے گرم موسم کے سرد موسم آجاویگا وہ موسم جو خدا کا بدلہ لینے کا موسم ہے اس روز عظیم میں اور اسوقت وہ مجھے پکارینگے لیکن میں جواب نہ دونگا وہ سویرے مجھے ڈھونڈینگے پر نہ پاوینگے" (امثال ۱/۲۸) پس اسلئے یہہ دو سبق چیونٹی سے سیکھنے ہمارے لئے کیا ہی ضروری ہیں محنت کرنا اور ٹھیک وقت پر محنت کرنا آخر میں ایک آیت اس بات کے ثبوت میں ناظرین کی خدمت گذرانتا ہوں جو کہ اِن دونوں سبقوں کو ملا دیتی ہے "جبتک خداوند مل سکتا ہے اسکو ڈھونڈو جبتک کہ وہ نزدیک ہے اُسے پکارو" (یسعیاہ ۶/۵۵)

الراقم - خاکسار - ای - جوزف - از گجرات پنجاب

واقعات اور آرائیں

مسٹر ہرکلاٹ صاحب نے جو خاص کر بچوں میں کام کرتے ہیں ماہ جون کے انڈیا سنڈے سکول جنرل میں ہندوستان کے مسیحی والدین کے نام ایک چٹھی لکھی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ جس قدر میں نے بچوں میں کام کیا ہے اسی قدر میں نے معلوم کیا ہے کہ والدین کا اثر اور تعلیم بچوں کے دلوں کے تبدیل کرنیکا سب سے ضروری وسیلہ ہے اسواسطے وہ مسیحی والدین سے کہتے ہیں کہ

(۱) وہ اپنے بچوں کو تبلاویں کہ مسیحی والدین کے بچے ہونے کے سبب سے ان کے کیا حقوق ہیں اور ان پر ظاہر کریں کہ خدا نے اپنے فضل سے اُن کو کیسی جہالت اور بُرائی سے نکالا ہے تاکہ وہ اُن سب نعمتوں کے لئے کہ جو مسیحی مذہب میں اُن کے لئے خدا نے مہیا کی ہیں خدا کے شکرگذار ہوویں۔

(۲) اُن کو سکھلادیں کہ وہ اگرچہ مسیحی والدین کے بچے ہیں مگر تو بھی ویسے ہی گنہگار ہیں جیسا کہ غیر مسیحی لوگوں کے بچے اس واسطے ان کو گناہوں سے توبہ کرکے فرداً فرداً مسیح کے پاس آنا اور اس سے نجات پانا ضروری ہے۔

(۳) اُن کو سکھلادیں کہ اگر مسیح کی نجات کو نہ ڈھونڈیں اور حاصل نہ کریں تو خواہ وہ مسیحی کیوں نہ کہلاتے رہیں مگر وہ غیر قوموں کی طرح کہ جو انجیل کو سُنتے مگر قبول نہیں کرتے بہشت میں نہیں جاوینگے۔

(۴) اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہر ایک بچے کے سرِنو پیدا ہونے کے لئے لگاتار سرگرمی سے دعا مانگتے رہا کریں ؎

۳۰ رمئی سے یکم جون ۹۹ ستہ تک تین روز کے لئے منصوری پر روحانی زندگی کی ترقی کے لئے کنونیشن ہوگی امید کی جاتی ہے کہ اُس میں بشپ تھوبرن۔ کپتان۔ جے۔ اے۔ گبن۔ آر۔ ای۔ اور مس ہولٹ تقریر کرینگی ؎

چرچ آف سکاٹلنڈ کی عورتوں نے مارچ ۱۸۳۶ء میں اپنی پہلی مشنری لیڈی کو ہندوستان میں بھیجا اس وقت تک کسی ولایتی لیڈی کے لئے زنانہ کام کھلا نہیں تھا مگر اب چرچ آف سکاٹلنڈ کی لیڈیوں کے لئے ۵۷ زنانے کام کھلے ہیں اُس مشنری نے جو ۱۸۳۶ء میں بھیجی گئی لڑکیوں کے لئے پہلا سکول جاری کیا مگر اب ۴۹ مدرسے ہیں جن میں تین ہزار سے زیادہ طالبعلم پڑھتی ہیں اور ۱۰۸۴ عورتیں زنانوں میں تعلیم پاتی ہیں۔

اس سال بپٹسٹ مشنری یونین کی یہہ کوشش ہورہی ہے کہ یونین کی آمدنی خرچ کے برابر ہوجاوے اور یقین ہے کہ سوسائٹی اس میں کامیاب ہوگی ہوم سیکرٹری کی رپورٹ سے یونین کے کام کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

پچھلے سال کل ۱۳۱۹۷ بپتسمے ہوئے جن میں سے ۱۱۸۹ آسام میں ۲۵۰۰ برہما میں ۱۸۷۰ تیلگو میں ۴۷۵ چین میں ۳۳۵ آفریقہ میں ۲۰۳۲ سویڈن میں ۲۸۳۶ جرمنی میں اور ۹۸۰ روس میں ۸۵ برس کے عرصے میں تین لاکھ شخص کلیسیا میں شریک ہوئے۔

پادری۔ جی۔ اے۔ لیف رائے جواب تک۔ ایس۔ پی۔ جی اور کیمبرج مشن دہلی کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور اب لاہور کے بشپ مقرر کئے گئے ہیں اپنے مشن کی سالانہ رپورٹ میں دو دلچسپ باتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) دہلی مشن کے متعلق کوشش ہورہی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی شادی میں فضول خرچی کو روکا جاوے اور اس مشن کے لوگوں میں عملی طور پر بھی اس کے لئے کچھ نہ کچھ کیا گیا ہے ہمارے خیال میں ہندوستانی مسیحیوں کو اُس بُرائی کو ابھی سے ہی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کے دیکھادیکھی مسیحی شادیوں میں زیادہ خرچ کرنے لگ پڑے ہیں یہاں تک کہ بعض مقروض بھی ہوجاتے ہیں اور شادی کے بعد تکلیف اُٹھاتے ہیں۔

(۲) بیس ہوچیوں کو غوطہ کے وسیلے سے بپتسمہ دیا گیا۔ خوشی کی بات ہے کہ بپٹسٹ مشن کی ایک لیڈی نے اس بارے میں پادری لیف رائے صاحب کی مدد کی یہہ ہندوستانی کلیسیا کی بہتری اور ترقی کی علامت ہے۔

پادری بیرو چندر جگردتی نے جو چرچ آف سکاٹلنڈ مشن کے خادم الدین ہیں اور جن کا تعلق ۱۸۴۶ء سے اس مشن کے ساتھ ہے اپنی کل جائیداد مشن کو دیدی ہے تاکہ بنگالی کلیسیا کی بہتری کے متعلق خاص خاص کاموں میں خرچ کیجاوے پادری جگردتی صاحب کا یہہ کام اس لائق ہے کہ اور ہندوستانی مسیحی اسکی تقلید کریں۔

جناب پادری ہنری وائٹ ہیڈ صاحب سینٹ پالس کیتھڈرل لندن میں ۲۹ رجون سینٹ پیٹرس ڈے کو مدراس کے بشپ مقرر ہونگے اور اُسیوقت سیڈ نگا سکر اور ممباسا کے بشپ مخصوص کئے جاوینگے پادری۔ اے۔ لیفرائے صاحب کا تقرر پہلے پھر آل سینٹس ڈے کو لاہور کے کیتھڈرل میں ہوگا ڈاکٹر ویلڈن کلکتہ

شعروسخن

غزل ؎

یسوع محبوب کی خدمت میں جو دل شاد کرتے ہیں
تماشے چھوڑ دنیا کے وہ گھر آباد کرتے ہیں

عیاں ہے اور بیاں قدرت بھی سب اُسکی جہاں میں
شیاطیں کے وہ بندھن سے تمہیں آزاد کرتے ہیں

بُلاتا ہی یسوع سب کو ارے ماندے تھکے آؤ
نہیں سُنتے جو اُسکی آپ کو برباد کرتے ہیں ؎

چڑھاتے آپ کو جو ہیں خودی کے کوہ پر ناحق
وہ آخر کار گرتے ہیں پڑے فریاد کرتے ہیں ؎

یہ گل رہتے ہیں بس دن رات ہاں اک ہی تصور میں
یسوع کی حمد میں غزلیں نئی ایجاد کرتے ہیں ؎

دیگر

یسوع نام جسکو پیارا نہیں
تو وہ دوست ہرگز ہمارا نہیں

بجز تیرے جو نام لیں غیر کا
یہ ہمکو تو بیشک گوارا نہیں

ہوئے جتنے اوتار اور اولیا
ہاں اس دل میں انکا گذارا نہیں

گناہ و بدی میں یہ ڈوبا جہاں
نظر آتا جس کا کنارا نہیں

بجز تیرے کشتی نہو میری پار
تمہارے سوا اور سہارا نہیں

یہ گل بھی ہے لاچار بیکس غریب
مرا اور سوا تیرے چارا نہیں

راقمہ۔ایم۔سی۔نیوٹن گل۔مین پوری

قطعہ

بعبرانی یکے مثل است شاعر
تولد مے شود از شکم مادر ؎ ؎
چنیں راز نہاں برشاد ظاہر
شدہ از پیر دانا اے برادر ؎ ؎

ضرورت

۱　　　　۱

بتاریخ ۵۔مئی سن رواں کو عالی جناب معلی القاب ہزہائنیس فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زماں امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان راجندر سنگھ صاحب مہندر بہادر فرمانروائے ریاست پٹیالہ دام حشمتہم واقبالہم نے ایجوکیشن دربار میں مس سوفٹ صاحبہ کو زنانہ سکولوں پر اپنی ریاست میں انسپکٹر مقرر کر دیا ہے۔چونکہ انہوں نے عرصہ ۷ سال تک اس کام کو بخوش اسلوبی تمام انجام دیا تھا اس لئے وہ اپنی حسن خدمات کی وجہ سے اس عہدہ پر مقرر فرمائی گئی ہیں۔چونکہ یہہ کام بڑی محنت اور معروفیت چاہتا ہے اس لئے بوجہ کثرت کاروبار کے اُن کو اتنی فرصت نہیں رہی کہ مشن کے زنانہ کام کو بھی کماینبغی انجام دے سکیں۔

اس وجہ سے ہم کو ایک زنانہ ورکر کی ضرورت ہے جو کہ اردو۔ہندی۔فارسی۔وغیرہ زبانوں میں ماہر اور عمدہ مہارت رکھتی ہو۔اور دستکاری سے بھی خوب اچھی طرح واقف ہو تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار معہ خوراک کے دی جاویگی۔یا ۲۰ روپیہ بغیر خوراک کے۔جس کو یہہ کام کرنا منظور ہو۔وہ اپنی درخواست معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کرے ؛

المشتہر

مسز سی۔جی۔سکاٹ صاحبہ مشنری انچارج
زنانہ ورک پٹیالہ ریاست پٹیالہ پنجاب
آر۔پی۔مشن
؛

ضرورت

۲　　　　۲

دھرمسالہ سی۔ایم۔ایس۔پرائمری سکول کیلئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر کی جو جونیر انگلو ورنیکولر سند یافتہ ہو ضرورت ہے تنخواہ ۲۰ روپے سے ۳۰ تک ماہوار دیجاویگی سایل اپنی سندات کی نقلیں بھیجدیوے اور تجربہ و تنخواہ کی بابت مجھ مشتہر سے فیصلہ کر لیوے۔

المشتہر پادری جے۔ٹمبرج دھرمسالہ ہیٹ

اِشتہار

۳　　　　۲

ایس۔پی۔جی۔مشن دہلی۔گوڑگاؤں کے موچیخانہ کیلئے ایک مسیحی موچی استاد کی ضرورت ہے جو انڈسٹریل اسکول کے لڑکوں کو جوتی کا کام سکھائے نوکری کی تنخواہ اور شرائط پادری۔ایس۔ایس۔آلنٹ صاحب۔ایس۔پی۔جی۔مشن دہلی سے دریافت کرو۔

المشتہر پادری۔ایس۔ایس۔آلنٹ۔دہلی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔چوڑائی۔نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ڈبلیو۔ریلوے لاہور سے خط وکتابت کرو ؛

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت دو کاپی ہونگی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی } .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی } .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ } .... [illegible]
بغیر ضمیمہ .... [illegible]

پادری۔ای۔ایم۔ویری صاحب۔ڈی۔ڈی۔اڈیٹر و مینجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ایم۔دائلی کے اہتمام سے چھپا ؛